www.novelsclubb.com
مسلمان اور
ویلنٹائن
از قلم عروج ملک
:novelsclubb
03257121842
:read with laiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مسلمان اور ویلنٹائن

از قلم

عروج ملک

www.novelsclubb.com

ویلنٹائن ڈے یعنی 14 فروری کا دن، جسے محبت کرنے والوں کا عالمی دن بھی کہا جاتا ہے۔اس روز شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لوگ پھول اور تحائف دے کر اپنے پیار کا اظہار کرتے ہیں۔ویلنٹائن ڈے کو مغربی اور سینکڑوں ممالک میں باقاعدہ ایک تہوار کی طرح منایا جاتا ہے۔اس کی مقبولیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ مغربی ممالک میں نئے سال اور کرسمس کے بعد سب زیادہ منایا جانے والا تہوار یہی ہے۔میڈیا کی بہت زیادہ اشتہار بازی اور پروگرامز کی وجہ سے پاکستان میں بھی گزشتہ چند سالوں سے مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ طلباو طالبات تقریباً ہر کالج، یونیورسٹی، گلی بازاروں میں اور دوسری پبلک جگہوں پر بے حیائی کی حدیں پار کرتے اور ایک دوسرے کو پرپوز کرتے نظر آتے ہیں۔افسوس کا مقام یہ ہے کہ ٹی وی چینلز اس معاملے میں لوگوں کو آگاہی دینے کی بجائے اس تہوار کو باقاعدہ بڑھاوا دینے میں مصروف ہیں۔

www.novelsclubb.com

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں نہایت شوق سے اس دن کو مناتے ہیں۔

اور اگر کسی کو اس سے روکا جائے تو آگے سے جواب آتا ہے کہ ایک دن ہی تو ہے۔

ایک ہی دن کی تو بات ہے۔

کیا محبت کرنے کا محظ ایک دن ہے؟

اس ایک دن میں کسی نامحرم سے ملنے اسے چھونے اس سے کسی قسم کا تعلق بنانے سے آپ کتنے گناہ کر بیٹھیں گے کچھ اندازہ ہے؟

نامحرم کی تو ارادتاً ایک جھلک بھی گناہ ہے۔

چار، پانچ گھنٹے ایک نامحرم کے ساتھ گزار کر کیا آپ گناہ سے بچ جائیں گے؟

اور سوچیں ذرا اگر کل کو اس دن کیئے گئے کسی چھوٹے سے گناہ کی وجہ سے پلصراط پر ڈگمگا گئے تو کیا ہوگا؟ یا جنت کے دروازے پر روک لئیے گئے تو کیا کریں گے؟

کیا وہاں پر یہ کہہ سکیں گے کہ محض ایک دن ہی تو تھا؟ چند گھنٹے ہی تو تھے۔

ابھی وقت ہے۔ سوچیں!

بحر الرائق میں ہے:

"عاشق و معشوق (ناجائز محبت میں گرفتار) آپس میں ایک دوسرے کو جو (تحائف) دیتے ہیں وہ رشوت ہے ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔"

(بحر الرائق ۶/۴۴۱)

اور اس دن تحفے تحائف چاکلیٹ گلاب دینے کا رواج اتنا عام ہو چکا ہے کہ چودہ پندرہ سال کے بچے بچیاں بھی اس گناہ کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں اور سب کی یہی سوچ ہے کہ ہم صرف ایک تھوڑی ہی ہیں سب ہی یہ دن مناتے ہیں سب کر رہے ہیں تو آپ بھی کریں گے؟

یاد رکھیں!

Haram is haram , even if everyone is doing it!

یاد رکھیں کہ اگر کوئی کام حرام ہے اور دنیا کا ہر انسان وہ کام کر رہا ہے تب بھی وہ حرام ہی ہے!

حرام حلال میں نہیں کبھی بدل سکتا!

جس چیز کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہی ہے!

اور یہ ویلنٹائن ڈے محبت کا عالمی دن اس دن ہمیشہ ساتھ رہنے کے وعدے کرنے والے چند دنوں کے بعد ہی بریک اپ کر کے الگ ہو چکے ہوتے ہیں کیونکہ ہوس جو پوری ہو چکی ہوتی ہے پھر اگلے سال کسی دوسرے انسان کے ساتھ یہی وعدے کیئے جا رہے ہوتے ہیں۔

اس دن کی حقیقت سے بے خبر نوجوان نسل بس جوش و خروش سے اسے منانے میں لگی ہوئی ہے۔

حقیقت کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالی نے انسانیت کی رہنمائی کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے کیونکہ دنیا ایسے مشرک اور کافر لوگوں سے بھر چکی تھی جو کہ سورج، چاند اور آگ جیسی چیزوں کی بھی پرستش کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تیسری صدی عیسوی میں ملک روم اس وقت سپر پاور تھا۔ جس پر کلاڈیس ٹو نامی بادشاہ کی حکومت تھی۔ یہ بت پرست قوم تھی جس نے بہت سے خدا بنا رکھے تھے۔ ہر سال فروری کی پندرہ تاریخ کو Lupercal کے نام سے ایک تہوار منایا جاتا تھا اور لیوپس نامی بت کی پوجا کی جاتی تھی تاکہ وہ خوش ہو کر ان کی سلطنت کو بدروحوں سے پاک کر دے اور انہیں صحت اور زرخیزی عطا کرے۔ اس موقع پر باقاعدہ ایک قرعہ اندازی کی جاتی تھی جس میں ایک بڑے ڈبے میں تمام نامحرم کنواری لڑکیوں کے نام ڈالے جاتے تھے۔ ایک نامحرم کنوارا لڑکا ایک

www.novelsclubb.com

نام منتخب کرتا تھا اور جس لڑکی کا نام نکل آتا، اس لڑکے کو ایک سال یعنی اگلے سال فروری کی پندرہ تاریخ تک بغیر شادی کیے جنسی تعلقات قائم رکھنا پڑتے تھے۔ بعد میں اس تہوار کا نام فبریا لکھا گیا۔ روم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں میں سے ایک عیسائی پادری سینٹ ویلنٹائن تھے۔ جس نے اس بے حیائی کو دیکھتے ہوئے لوگوں کو سرعام اس بے حیائی سے بچانے کیلئے شادیاں کروانا شروع کر دی۔ کلاڈیس فتوحات کر کے روم کو مزید طاقتور اور عظیم ریاست بنانا چاہتا تھا۔ مگر جب جنگ کیلئے بھرتی شروع کی تو بہت کم لوگ شامل ہوئے اور اکثریت نے نہ شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔

کلاڈیس کو اس بات کی بڑی تشویش لاحق ہوئی اس نے تحقیق شروع کرنے کا حکم دیا تو پھر پتہ چلا کہ بہت سارے نوجوان لڑکے شادیاں کر چکے ہیں اور اپنی شادی شدہ زندگی کو ترک کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، ان کا سارا دھیان جنگوں سے ہٹ کر ان کے بیوی بچوں کی طرف مرکوز ہو گیا ہے۔ اس پر کلاڈیس نے فرمان جاری کیا

کہ آئندہ سے حکومت میں کوئی شادی نہیں کرے گا ورنہ اسے سخت سزا دی جائے گی اور اس کو قانون بنا دیا۔ مگر سینٹ ویلنٹائن حکومت کے اس فرمان کی مخالفت کر کے چوری چھپے نوجوانوں کی شادیاں کرواتا رہا۔ جب کلاڈیس کو اس کی خبر ہوئی تو نہایت غضبناک ہوا اور ویلنٹائن کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالنے کا حکم دیا۔

اسی قید کے دوران سینٹ ویلنٹائن کی ملاقات جیل کے چوکیدار کی بیٹی جولیا سے ہوئی اور دونوں ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس لڑکی نے نصرانیت قبول بھی کر لی اور اسکے ساتھ اسکے خاندان کے لوگوں کی ایک کثیر تعداد بھی نصرانیت میں داخل ہوئی۔

جولیا روزانہ ایک گلاب کا پھول لے کر اس سے ملنے آتی تھی۔ جب اس بات کی خبر کلاڈیس تک پہنچی تو اس نے ویلنٹائن سے ملاقات کر کے ایک شرط رکھی کہ تم رومی مذہب کو چھوڑ کر بت پرستی کو اپنا لو ورنہ تمھارا سر قلم کر دیا جائے گا۔ مگر ویلنٹائن کے انکار پر اسے 14 فروری کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ مگر اپنی پھانسی سے

قبل اس نے جولیا کے نام ایک خط لکھا جس کے الفاظ یہ تھے "From Your Valentine's" اسی مناسبت سے ویلنٹائن یعنی سینٹ ویلنٹائن کا دن منایا جانے لگا۔

بارہویں صدی عیسوی تک اس واقعے پر پوری خاموشی رہی۔ جس کے بعد چند سازشی دماغوں نے Lupercal یا Febriya کے تصور لے کر سینٹ ویلنٹائن یعنی پادری کے نام کا لیبل لگایا اور اس کو پوری دنیا میں متعارف کروا دیا، تاکہ اسے ایک مذہبی رنگ دے کر لوگوں کی ہمدردی حاصل کی جاسکے اور زیادہ سے زیادہ توجہ حاصل کی جاسکے۔

یورپ کے بعد ایشائی ممالک خصوصاً اسلامی ممالک میں میڈیا کے ذریعے اس کو متعارف کروایا گیا۔ جس کے پس پردہ دو عزائم پوشیدہ تھے۔۔۔ ایک تو نوجوان نسل میں بے حیائی اور لبرلزم کو فروغ دینا۔ اور دوسرا اس دن کی مناسبت سے فروخت ہونے والی مصنوعات مثلاً چاکلیٹ، گفٹ، پھول، جیولری کی بدولت اپنے

کاروبار کو بڑھانا تھا۔ جس میں وہ کامیاب ہو چکے ہیں، اور آپ یقیناً اچھے سے جانتے ہیں کہ ان بزنس اور کمپنیوں کے مالک کون لوگ ہیں۔ اس مغربی تہوار کی بدولت ہر سال زنا کے واقعات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت زیادہ فحاشی اور عریانی نے جنم لیا ہے۔

اس دن لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کو ویلنٹائن کارڈز چاکلیٹ اور تحائف انکی داستانِ محبت کی یاد میں بھیجتے ہیں۔

اس دن لڑکے اور لڑکیاں پارکس میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے گھومتے نظر آتے ہیں اور کچھ تو ہوٹلز کے کمروں میں بند دروازوں کے پیچھے اپنی حدود تک بھول جاتے ہیں اور لمحۂ فکریہ تو یہ ہے کہ انہیں اپنی ان حرکات پر افسوس تک نہیں ہوتا۔ ان کیلئے یہ صرف ایک دن ہے ٹائم پاس کرنے کے لئے تفریح ہے۔ اور اس تفریح کی آڑ میں اپنے لیئے گناہوں کا ڈھیر جمع کرتے جارہے ہیں۔

یہ خالصتاً عیسائیوں کا تہوار ہے مسلم معاشرے کا اس سے کوئی تعلق نہیں مگر افسوس ہم گناہوں کی دلدل میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ حرام حلال اور جائز نا جائز کے درمیان فرق تک بھول گئے ہیں۔

مسلم معاشرے کا اس تہوار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اسے منانا یا اس دن سرخ گلاب اور تحفے تحائف دیں یا کسی بھی طرح کا تعاون مسلمانوں کے لیئے قطعاً جائز نہیں۔

لہذا اسے منانا عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرنے جیسا ہے جس کے بارے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔"

(ابوداؤد)

حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ حدیث کفار کی ان کے اقوال وافعال، لباس (پہناوے)، عبادات، تہواروں اور ان کے علاوہ دیگر ایسے امور میں، جسے ہمارے شریعت نے ہمارے لئیے مشروع و جائز نہیں قرار دیا ہے۔ مشابہت اختیار کرنے پر وعید، دھمکی اور سخت ممانعت پر دلالت کرتی ہے۔"

(تفسیرِ ابنِ کثیر)

مسلمانوں کے بے حیائی اور برے کاموں سے روکا گیا ہے۔

اس دن کی حقیقت فحاشی کے سوا اور کچھ نہیں اس دن جذبات کی رو میں بہک کر انسان ایسے ایسے گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے کہ جن کی معافی ممکن نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

"اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔"

(س15، بنی اسرائیل:32)

ذرا سوچیں جتنے قدم آپ اس دن بے حیائی اور کسی نا محرم کی طرف اٹھائیں گے ہر قدم پر گناہ کے حقدار ہونگے۔

سورة النور آیت نمبر 19 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لیئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"

اس آیت میں ہر اس شخص کے لیئے واضح اور صاف دھمکی ہے جو بے حیائی پھیلانے میں شریک ہو اور وہ جو مسلم معاشرے میں فحاشی اور بے حیائ پھیلانے کا خواہش مند ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضیہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"عجمیوں کی زبان نہ سیکھو، مشرکوں کے تہوار کے دن ان کے گرجا گھروں میں نہ داخل ہو، کیونکہ ان پر (اللہ کی) ناراضگی نازل ہوتی ہے"

(سنن البیہقی 9/392)

علامہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں:

"عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کی زبان سیکھنے اور ان کے تہوار کے دن ان کے کنیسہ میں محض داخل ہونے سے منع فرمایا ہے، تو پھر ان کے بعض کاموں کو کرنے کا کیا حال ہو گا؟ یا ان کے دین کے تقاضے کے مطابق کسی کام کو کرنے کا کیا حکم ہو گا؟ کیا کام کے اندر ان کی موافقت کرنا زبان کے اندر موافقت کرنے سے زیادہ سنگین نہیں ہے؟ یا ان کے تہوار کے بعض کاموں کو انجام دینا محض ان کے تہوار کے دن ان کے پاس جانے سے زیادہ گھمبیر نہیں ہے؟ اور جب ان کے تہوار کے دن ان کے عمل کے سبب ان پر ناراضگی برستی ہے تو کیا جو شخص عمل یا اس کے بعض حصے میں ان کا ہم شریک ہو گا وہ اس کی سزا سے دوچار نہیں ہو گا؟"

نیز عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

"اللہ کے دشمنوں سے ان کے تہوار میں اجتناب کرو۔"

(سنن البیہقی 9/392)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کیا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان اللہ کے دشمنوں سے ان کے تہوار میں ملاقات کرنے اور ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے منع نہیں کرتا ہے؟ تو پھر اس شخص کا کیا حکم ہو گا جو ان کے تہوار کو مناتا ہے؟"

(اقتضاء الصراط المستقیم 1/458)

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کفر کے مخصوص شعائر کی مبارکبادی دینا متفقہ طور پر حرام ہے، مثلاً انہیں ان کے تہواروں یا ان کے روزے کی مبارکبادی دینا، چنانچہ اس طرح کہنا: آپ کی عید مبارک ہو، وغیرہ، اس طرح کہنے والا شخص اگر کفر سے بچ گیا تو وہ حرام چیزوں میں سے تو ہے ہی، وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ وہ اسے صلیب کو سجدہ کرنے کی مبارکبادی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دے بلکہ یہ اللہ کے نزدیک شراب پینے قتل کرنے اور حرام کاری کرنے وغیرہ کی مبارکبادی دینے سے بھی زیادہ گناہ اور ناراضگی کا باعث ہے بہت سے لوگ جن کے نزدیک دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے وہ اس کا شکار ہو جاتے ہیں اور انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے کتنا قبیح اور گھناؤنا کام کیا ہے، جس نے کسی شخص کو کسی معصیت و نافرمانی یا بدعت، یا کفر کی مبارکبادی دی، وہ اللہ تعالٰی کی سخت ناراضگی اور غضب کا شکار ہوا۔"

(احکام اہل الذمۃ 2.5-1/2.6)

کفار کو ان کے دینی تہواروں کی مبارکبادی دینا حرام اور اس قدر سنگین اس لیئے بھی ہے کہ اس سے کفر کے شعائر کا اقرار اور اس پر رضامندی کا اظہار ہوتا ہے دور حاضر کے علماء نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور اس سے دور رہنے کی تلقین بھی کی ہے۔

ابھی بھی وقت ہے پلٹ جائیں، توبہ کر لیں، توبہ کا دروازہ کھلا ہے، موت کا کیا بھروسہ کیا پتا اگلے سانس بھی لے پائیں گے یا نہیں۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک جوان کی توبہ ہزار بوڑھوں سے زیادہ عزیز ہے۔"

(انیس الواعظین)

ایسا گناہوں بھرا دامن لے کر اس کے سامنے کس منہ سے جائیں گے؟

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

www.novelsclubb.com